اوسلو-نفرت کے پرچارَ کو، ہوش میں آؤ!

از: ڈاکٹر ایم اجمل فاروقی
۱۵ گاندھی روڈ، دہرہ دون

اوسلو میں عیسائی دہشت گردانہ حملہ ایک بار پھر فارسی محاورہ چاہ کَن را چاہ درپیش (دوسروں کے لیے کنواں کھودنے والے کے آگے کنواں ہے) کو سچ ثابت کردیا ہے۔ یورپ اربن دوئم کے ذریعہ ۱۶ ویں صدی میں مسلمانوں کے خلاف چھیڑے گئے متحدہ عیسائی کروسیڈ کے نتیجہ میں مستقل اسلام مخالف ذہنیت پیدا کردی گئی ہے۔ اور ۱۱/۹ کے بہانہ نفرت کی اس شراب کو مزید دو آتشہ کردیا گیا ہے اور روزانہ کیا جارہا ہے۔ دنیا بھر کے مسلم دشمن طبقات، حکمرانوں اور میڈیا کا رویّہ ہر جگہ یکساں ہوتا ہے۔ ممبئی بم دھماکہ میں ابھی تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی؛ مگر میڈیا ٹرائیل اور فیصلہ مسلمانوں کے خلاف ہوچکا ہے، اوسلو دہشت گردانہ حملہ کے ۱۲ گھنٹہ تک امریکہ کا یہودی اسلام دشمن میڈیا اسے اسلامی آتنگ وادی حملہ بتاتا رہا اور اس نفرت انگیز مہم میں Fox نیوز چینل اور واشنگٹن پوسٹ پیش پیش تھے۔ پورے یوروپ میں بھی اسی طرز پر شک کی سوئی ”اسلامی دہشت گردوں“ کے خلاف گھومتی رہی؛ مگر جب اوسلو کے حکمرانوں نے دہشت گرد کے نام کا خلاصہ کریا تو یہ تھیوری پیش کی گئی کہ وہ کوئی نومسلم دہشت گرد ہوسکتا ہے جس نے اپنا نام نہ بدلا ہو۔ پھر یہ پینترا بھی کارگر نہ ہوا؛ کیونکہ دہشت گرد کا ۱۵۰۰ صفحات منشور نیٹ پر موجود تھا اور وہ خود بار بار حملہ کے لے یوروپ پر مسلمانوں کی یلغار اور کثیر تہذیبی معاشرہ کی فکر کے خلاف بیان دے رہا تھا۔ تو اب متفقہ طور پر پورے یوروپ امریکہ اور ہمارے ملک کے اسلام دشمن میڈیا اور نام نہاد سیکورٹی ماہرین نے ایک نئی لائن اپنالی ہے، جو اِس دہشت گردانہ حملہ کو دانشورانہ جواز بخش رہی ہے اور اس نئی بحث کا مرکزی نقطہ ہے ”منافقت“۔

مطلب یہ کہ وہی کام مسلمان کرے تو بنیاد پرست، انتہا پسند، جنونی اور دہشت گرد و علیحدگی پسند کہلائے، اور یہی حرکت غیر مسلم کرے تو سرپھرا، گمراہ، جنونی یا مایوسی کا شکار اکّا دکّا لوگ کہلائے

جائیں۔اس طرز فکر کی غمازی پچھلے ہفتہ بھارت کے حال میں سبکدوش داخلہ سکریٹری جی۔ کے پلائی نے کی جب انھوں نے کہا کہ بھارت میں ہندو دہشت گردی یا عسکریت پسندی بڑا خطرہ نہیں، یہ قابو میں ہے اور یہ جتنا ہے بھی وہ بھی ردعمل پر مبنی Reactionary ہے یعنی مسلمانوں کے جواب میں ہے۔اب پلائی صاحب سے کون پوچھ سکتا ہے کہ ۶/دسمبر ۱۹۹۲ء اور مودی کے گجرات اور ۱۹۹۳ء کے ممبئی کے ''مسلم کش پروگرام'' سے پہلے بھارت کی ۴۵ سالہ تاریخ میں مسلم دہشت گردی کی کتنی مثالیں وہ دے سکتے ہیں؟ عالمی تناظر میں دیکھیں تو دراصل یہ مسلمانوں کی مزاحمتی تحریکوں میں سبوتاژ کرکے خفیہ ایجنسیوں نے اپنے اہداف کے مطابق ان کا استعمال کیا ہے، جس کی درجنوں مثالیں موساد کے سابق افسر ڈاکٹر آسٹروسکی نے اپنی کتاب ''موساد کا فریب'' میں دی ہے۔ فلسطین کے مسلمان پلائی اور پروین سوامی اور سبرامنیم سوامی کے خیال میں اسرائیل پر حملہ آور ہیں یا ردعمل کی جنگ لڑرہے ہیں۔اگر فلسطینی غلط ہیں تو جنرل اسمبلی اب تک اسرائیلی قبضہ کے خلاف سینکڑوں قراردادیں کیوں پاس کرچکی ہے؟ ان قراردادوں پر عمل نہ کرنے والا جنگی مجرم جیسے انسانیت کشی کے ہر حملہ میں پایا گیا، پروین سوامی اور پلائی کا فدرتی حلیف کیوں ہے؟ سوائے اس کے کہ دونوں مسلم دشمن ہیں، عراق میں مزاحمت کے خلاف یوروپ چڑھ کر کیوں آیا؟ اب جب کہ متفقہ طور پر یہ طے ہے کہ عراق پر WMD کی موجودگی بش کا سفید گھڑا ہوا جھوٹ Concoctedlic تھا تو اس ظلم کے خلاف لڑنے والے آتنگ وادی کیوں ہوگئے؟ غزہ میں حماس کی جمہوری حکومت کے خلاف بجلی پانی، خوراک، دواء ہر طرح کی پابندی امریکہ یوروپ اور بھارت جیسے جمہوریت کے علمبرداروں کے باوجود جاری ہے۔اور اس پابندی کی خلاف ورزی کرکے انسانی بنیادوں پر مدد کرنے والوں پر گولیاں چلانے والے امن پسند اور جمہوریت پسند بتائے جارہے ہیں۔

اوسلو حملہ کے ذمہ دار عیسائی دہشت گرد نے اپنے ۱۵۰۰ صفحات کے مینی نیٹو میں سے ۱۲۵ صفحات ہندوستان کی مسلم دشمن تنظیموں آر ایس ایس، وشو ہندو پریشد، اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد کے تعارف اور تعریف میں صرف کیے ہیں۔ان کے مسلم دشمن ایجنڈہ کو سراہا ہے اور ہندوستان کو مسلمانوں سے پاک کرنے کے مقصد کی تعریف کرکے اس میں ہر ممکن ملٹری تعاون کا وعدہ کیا ہے۔اور ان تمام مسلم دشمن تنظیموں کی ویب سائٹ کے پتہ بھی دیئے ہیں۔ بنارس میں جس شخص نے اس عیسائی دہشت گرد کے بیج کو ڈیزائن کیا ہے، اس کا کہنا ہے کہ جس نے آرڈر دیا تھا وہ ٹوٹی

پھوٹی ہندی اور انگریزی بول رہا تھا۔ کیا صرف یہی ربط دنیا کی کسی بھی مسلم تنظیم کو کٹھرے میں لا کھڑا کرنے کے لیے کافی نہیں تھا؟ مگر یہاں تو اس کا ذکر بھی نہیں ہے؛ بلکہ الٹا الزام مسلمانوں کے سر ہی ڈالا جا رہا ہے اور اس سر میں تمام بین الاقوامی مسلم دشمن سُر ملا رہے ہیں وہ یہ کہ مسلمان جن ممالک میں گئے ہیں، وہاں کی تہذیب کو نہیں اپناتے؟ اور وہاں کی تہذیب سود، زنا، شراب جوا کے علاوہ کیا تہذیب ہے؟ پھر جمہوریت کس چڑیا کا نام ہے؟ اگر مجھے میرے اعتقادات کے مطابق جب کہ وہ دوسروں کو نقصان بھی نہ پہنچا رہے ہوں، جینے کی آزادی ہے۔ اس آزادی پر روک کا مطلب یہ کہ آپ جمہوریت کا ڈھول بجاتے ہیں، مگر ہیں جبریت پسند یا اکثریت پسند۔ مغرب میں دنیا بھر کے ممالک میں ہر ملک کے باشندہ گلوبلائزیشن کے نام پر آ جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ امیگریشن ایک زمانہ میں ان استعماری طاقتوں کے سامراج کی دھن بھی ہے، مثال کے طور پر فرانس میں الجزائری مسلمانوں کی بڑی تعداد کی موجودگی یا اٹلی میں موجودگی ان ممالک کے بیرونی قبضوں کا نتیجہ ہے۔ اس وقت آپ کو یہ اجڈ، جنگلی، جاہل اچھے لگے؛ کیونکہ وہ آپ کی ترقی کی مشینوں کا ایندھن بنے ہوئے تھے، آج وہ برے ہو گئے؛ کیوں کہ آپ نے ان کی جوانی کا قیمتی خون ان کی رگوں سے نچوڑ کر اپنی مشینو میں تیل کے طور پر استعمال کر لیا ہے آج وہ بیکار ہو گئے اور آپ کی تہذیب تو یہ کہ وہ سگے ماں باپ کو بوڑھا ہونے پر بوڑھے گھر (اولڈ مین ہوم) میں پھینک دیتی ہے وہ دوسروں کو کیسے برداشت کرے گی۔ ریسرچ اور اپنا سرمایہ تو بے روک ٹوک انھیں شرطوں پر غریب ملکوں میں بھیجتے ہیں اور غریب ملکوں کی پیداوار اور افرادی قوت کو اپنے یہاں نہیں آنے دینا چاہتے۔ جھگڑے کی جڑ یہی، چت بھی میری اور پٹ بھی میری والی دھونس ہے۔ اوپر سے اپنی معاشی ناکامیوں اور سودی نظام کی تباہ کاریوں کو چھپانے کے لیے ناکامی کا سارا ٹھیکرا ان ودیشیوں کے سر منڈھ دیتے ہیں، خود ناروے کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ وہاں کے آبادکاروں میں مسلمانوں سے زیادہ چینی اور دوسری قوموں کے لوگ شامل ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف دن رات کے پروپیگنڈہ کا اثر ہے کہ اس وقت تمام یوروپ میں عیسائی انتہا پسند، آبادکار مخالف، مسلم مخالف سیاسی پارٹیاں زور پکڑ رہی ہیں۔ جرمنی، ڈنمارک، فرانس، اٹلی اور برطانیہ اس کی بڑی مثالیں ہیں۔ ان حکومتوں کو سمجھنا ہوگا کہ مسلم مخالف نفرت کی تلوار جسے وہ صدیوں سے تیز کرتے آ رہے ہیں، اب شاید خود انھیں کو شکار کرے گی۔ ان حکومتوں کو اپنا مسلم مخالف ایجنڈہ ترک کرنا ہوگا۔ ورنہ یہ نہیں معلوم کہ یہ بے قابو نفرت کتنے اور اوسلو یا اس سے بھی بدتر نمونہ پیش کرے گی۔